٢- محرمات

اسلامی شریعت میں جن عورتوں سے نکاح کو حرام قرار دیا گیا ہے انہیں محرمات کہا جاتا ہے۔ محرمات کی دو قسمیں ہیں:

محرمات ابدیہ: یعنی وہ عورتیں جن سے ہمیشہ کے لیے نکاح حرام ہے۔

محرمات وقتیہ: یعنی وہ عورتیں جو کسی خاص حالت کی بنا پر حرام ہیں۔ اور اس حالت کے ختم ہو جانے کے بعد حلال ہو جاتی ہیں۔

١-٢- تحریم کے اسباب

ابدی تحریم کے تین اسباب ہیں:

- نسب
- مصاہرت
- رضاعت

قرآن کریم نے محرمات کی تفصیل بیان فرمائی ہے:

وَلَا تَنكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُم مِّنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ، إِنَّهُ
كَانَ فَاحِشَةً وَمَقْتًا ، وَسَاءَ سَبِيلًا ۝ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ
وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ
وَبَنَاتُ الْأُخْتِ وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُم مِّنَ
الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي
فِي حُجُورِكُم مِّن نِّسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُم بِهِنَّ فَإِن لَّمْ تَكُونُوا
دَخَلْتُم بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ
مِنْ أَصْلَابِكُمْ وَأَن تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ

إِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوراً رَّحِيمًا ۝ (سورۃ النسآ آیت ۲۲ ، ۲۳)

ترجمہ: اور نکاح میں نہ لاؤ جن عورتوں کو نکاح میں لائے تمہارے باپ مگر جو پہلے ہو چکا یہ بے حیائی ہے اور کام ہے غضب کا اور برا چلن ہے۔ حرام ہوئی ہیں تم پر تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بیٹیاں بھائی کی اور بیٹیاں بہن کی اور جن ماؤں نے تم کو دودھ پلایا اور دودھ کی بہنیں اور تمہاری عورتوں کی مائیں اور ان کی بیٹیاں جو تمہاری پرورش میں ہیں جن کو جنا ہے تمہاری عورتوں نے جن سے تم نے صحبت کی، اور تم نے ان سے صحبت نہیں کی تو تم پر کچھ گناہ نہیں اس نکاح میں اور عورتیں تمہارے بیٹوں کی جو تمہاری پشت سے ہیں اور یہ کہ اکٹھا کرو دو بہنوں کو مگر جو پہلے ہو چکا، بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

۲۔۲۔۲۔ محرمات کی تفصیل

قرآن کریم کی مذکورہ آیات میں جن محرمات کا ذکر آیا ہے ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

۱۔ والد کی منکوحہ سے نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔ یعنی اگر کسی کے والد نے کسی ایسی عورت سے نکاح کیا ہو جو اس لڑکے کی ماں نہ ہو تو اس سے نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔ والد کے علاوہ دادا، نانا، پردادا اور پرنانا نے جس عورت سے نکاح کیا ہو اس سے بھی نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔

۲۔ نیز اپنی ماؤں سے

۳۔ اپنی بیٹیوں، پوتیوں، نواسیوں، پڑپوتیوں اور پڑنواسیوں وغیرہ سے بھی نکاح جائز نہیں ہے۔

۴۔ اپنی بہنوں سے

۵۔ اپنی پھوپھیوں سے

۶۔ اپنی خالاؤں سے

۷۔ اپنی بھانجیوں سے

۸۔ اپنی بھتیجیوں سے

۹۔ نیز اپنی رضاعی ماؤں سے

۱۰۔ اپنی رضاعی بہنوں سے

۱۱۔ اپنی خوشدامنوں سے

۱۲۔ اگر کسی شخص نے کسی عورت سے نکاح کیا اور اس عورت کی سابق شوہر سے بیٹی ہے تو اس

بیٹی کو قرآن کریم کی اصطلاح میں ربیبہ کہا جاتا ہے۔ اگر شوہر نے نکاح کے بعد اس عورت سے ازدواجی تعلق قائم کر لیا ہے تو یہ ربیبہ بھی حرام ہو گئی اور اگر اس سے ازدواجی تعلق قائم نہیں ہوا، اور محض نکاح ہوا ہے اور شوہر نے اس عورت کو طلاق دے دی ہے تو اس ربیبہ سے نکاح کر سکتا ہے۔

۱۳۔ اپنے صلبی اولاد کی بیویوں سے بھی نکاح نہیں کیا جا سکتا۔ البتہ محض منہ بولے بیٹے اگر اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہو یا وہ بیوہ ہو گئی ہو تو اس سے نکاح جائز ہے۔

۱۴۔ نیز یہ بھی جائز نہیں ہے کہ اپنی بیوی کی موجودگی میں اس کی بہن سے شادی کر لی جائے البتہ اگر بیوی کو طلاق دے دی گئی ہو یا اس کا انتقال ہو گیا ہو تو اپنی سالی سے نکاح کیا جا سکتا ہے۔ بہرحال بیک وقت دو بہنوں کو ایک ساتھ بیوی بنا کر نہیں رکھا جا سکتا۔

۱۵۔ نیز وہ عورتیں بھی حرام ہیں جو کسی دوسرے آدمی کے نکاح میں ہیں۔ جب تک وہ کسی دوسرے آدمی کے نکاح میں ہیں اُن سے شادی نہیں کی جا سکتی۔

۳۔۲۔ حرمتِ مصاہرت

مصاہرت (یعنی ازدواجی رشتہ) بھی نسبی رشتہ داری کی مانند ایک کیفیت کا نام ہے جس کا ظہور درج ذیل چار صورتوں میں ہوتا ہے:

- اوّل۔ بیٹے کی بیوی جس کا رشتہ بیٹی کے مشابہ ہوتا ہے۔
- دوم۔ بیوی کی بیٹی وہ بھی رشتہ میں بیٹی کے برابر ہے۔
- سوم۔ باپ کی بیوی جو ماں کی مانند ہے۔
- چہارم۔ بیوی کی ماں کہ وہ بھی ماں جیسی ہے۔

اس امر میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ بیٹے کی بیوی (بہو) اور باپ کی بیوی (سوتیلی ماں) اور بیوی کی ماں (ساس)، عقدِ صحیح کے بعد محرمات میں ہو جاتی ہیں (یعنی جن سے شادی حرام ہے) چنانچہ اگر باپ کسی عورت سے شادی کرے تو وہ عورت اس کے بیٹے، پوتے، پڑپوتے وغیرہ پر حرام ہو جاتی ہے، اگرچہ اس عورت کے ساتھ باپ کا تخلیہ (تنہائی) نہ ہوا ہو۔ اگر بیٹا کسی عورت سے شادی کرے تو وہ عورت (بہو) باپ، دادا، پڑدادا وغیرہ پر حرام ہو جاتی ہے، اگرچہ اس کے ساتھ تخلیہ نہ ہوا ہو۔ لیکن باپ کی بیوی کی بیٹی جو باپ سے نہ ہو وہ بیٹے پر حرام نہیں ہوتی اور ماں کے خاوند کی بیٹی اور خاوند کی ماں بیٹے پر حرام نہیں۔ نیز باپ کی بیوی کی ماں (یعنی سوتیلی نانی)

کی بیوی کی ماں یعنی بیٹے کی ساس اور ربیب بیٹے کی بیوی (مطلقہ) حرام نہ ہوگی۔ پس اگر کسی شخص نے ایک عورت سے شادی کی جس کا کوئی بیٹا دوسرے خاوند سے ہو اور اس بیٹے نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہو تو وہ (مطلقہ) عورت اُس لڑکے کی ماں کے خاوند (یعنی سوتیلے باپ) کے لیے حلال ہے۔

اگر ایک شخص نے کسی عورت سے نکاح کر لیا تو اس عورت کی ماں اور نانی اور اُس سے اونچے درجے کی (یعنی پڑنانی وغیرہ) حرام ہو جائے گی، خواہ اُس عورت سے تخلیہ ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔ لیکن اُس عورت کی بیٹی حرام نہ ہوگی تاوقتیکہ اُس عورت سے تخلیہ نہ ہوا ہو جیسا کہ اوپر بتایا گیا۔

غرض مصاہرہ (رشتہ ازدواج) سے بعض عورتوں کا حرام ہو جانا ثابت ہے بشرطیکہ باقاعدہ نکاح ہوا ہو، اس میں کوئی کلام نہیں ہے۔ لیکن عقد فاسد یا شبہ میں غیر عورت سے صحبت کرنے یا زنا سے جو عورتیں حرام ہوتی ہیں ان کے بارے میں اختلاف ہے۔

۴-۲۔ مشرک عورتوں سے نکاح

مشرک عورتوں سے شادی کرنا جائز نہیں ہے، سورۂ بقرہ میں ہے:

"وَلَا تَنكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ
مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ وَلَا تُنكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا
وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ أَعْجَبَكُمْ، أُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ
إِلَى النَّارِ وَاللّٰهُ يَدْعُوٓا إِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِإِذْنِهٖ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ
لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝" (البقرہ ۲۲۱)

ترجمہ: اور مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں اور یقیناً مومن باندی بھی مشرک عورت سے بہتر ہے، خواہ وہ تمہیں کتنی ہی پسند کیوں نہ آ رہی ہو اور مشرک مردوں سے اپنی عورتوں کی شادیاں نہ کرو جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں اور یقیناً ایک مومن غلام بھی ایک مشرک سے بہتر ہے اگرچہ وہ تمہیں کتنا ہی پسند کیوں نہ ہو۔ یہ لوگ جہنم کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ جنت اور مغفرت کی طرف اپنی اجازت سے بلاتا ہے اور اپنی آیتیں کھول کھول کر لوگوں کے لیے بیان کرتا ہے۔ شاید وہ کچھ نصیحت حاصل کر لیں۔

چنانچہ اس آیت کی رو سے مشرک عورتوں سے شادی کرنا بھی جائز نہیں ہے۔

۵۔۲۔ کافر عورتوں سے نکاح

اسی طرح کافر عورتوں سے شادی کرنا بھی جائز نہیں ہے۔ چنانچہ سورۃ ممتحنہ میں ہے:

" وَلَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ " (الممتحنہ ۱۰)

ترجمہ: اور کافر عورتوں کی عصمتیں اپنے قبضہ میں نہ رکھو۔

یعنی ان سے نکاح کر کے ان کی عصمت اور ناموس کے محافظ نہ بنو، لہٰذا مشرک عورتوں کے علاوہ [illegible] عورت سے بھی شادی جائز نہیں ہے۔

آوارہ اور بدقماش عورتوں کے ساتھ شادی کرنا بھی جائز نہیں ہے۔ چنانچہ سورہ النور میں ہے:

اَلزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً ۚ وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا
إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذَٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ۝ (النور ۳)

ترجمہ: زناکار مرد صرف زناکار عورت یا مشرک عورت ہی سے نکاح کر سکتا ہے اور زناکار عورت زناکار مرد یا مشرک مرد ہی سے شادی کر سکتی ہے۔ اور صاحب ایمان لوگوں پر یہ بات حرام کر دی گئی ہے۔

اس کے بعد ایک اصول بیان فرمایا گیا ہے کہ

اَلْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ وَالْخَبِيثُونَ لِلْخَبِيثَاتِ ۖ وَالطَّيِّبَاتُ
لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ ۚ أُولَٰئِكَ مُبَرَّءُونَ مِمَّا يَقُولُونَ ۖ
لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ (النور ۲۶)

ترجمہ: ناپاک عورتیں ناپاک مردوں کے لیے ہیں، اور ناپاک مرد ناپاک عورتیں کے لیے ہیں۔ یہ پاک [illegible] اور پاک عورتیں) بری ہیں، ان تہمتوں سے جو (جھوٹے آدمی) کہتے ہیں۔ ان کے لیے مغفرت [illegible] کی روزی ہو۔

۲-۶ اہل کتاب عورتوں سے نکاح

پہلے بتایا جا چکا ہے کہ کافر اور مشرک عورتوں سے نکاح جائز نہیں ہے۔ لیکن اہل کتاب یعنی [illegible] نصرانی عورتوں سے نکاح کر لینا جائز ہے۔

سورۃ المائدہ میں ہے:

اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَّكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ، وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَا اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسَافِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيْ اَخْدَانٍ (المائدہ ۵)

ترجمہ: تمہارے لیے پاکیزہ چیزیں حلال کر دی گئیں اور ان لوگوں کا کھانا (ذبیحہ وغیرہ) جنہیں کتاب دی گئی ہے تمہارے لئے حلال ہے اور مسلمان پاک دامن عورتیں اور ان لوگوں کی پاکدامن عورتیں جنہیں تم سے پہلے کتاب دی جا چکی ہے حلال ہیں۔ بشرطیکہ تم ان کے مہر ادا کر دو اور پاکدامن رہتے ہوئے ان سے نکاح کرو شہوت رانی کے لیے اور یارانہ گانٹھنے کے لیے ان سے تعلق قائم نہ کرو۔

اس آیت کریمہ کے مطابق اہل کتاب عورتوں سے نکاح کیا جا سکتا ہے لیکن اہل کتاب مردوں سے مومن عورتوں کا نکاح نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ آیت میں صرف اہل کتاب عورتوں کے متعلق بتایا گیا ہے۔